روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 دسمبر 2003ء 11 شوال 1424 ہجری 6 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 276

ارکان ایمان

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا ایمان کیا ہے تو آپ نے فرمایا:

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان حدیث نمبر 9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے۔ اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا۔ اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے۔ مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا گیا۔ اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑ ہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے۔ وہ اپنی اصلیت کے رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے۔ تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے۔ اور یا یہ سبب ہوگا۔ کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں۔

(تحفہ قیصریہ - روحانی خزائن جلد 12 ص 259)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

3 جنوری تا 22 جنوری 2004ء نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 38 ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس کیلئے کم از کم دو ایسے مستعد نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنی اپنی جماعت میں احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے اور مزید اساتذہ تیار کرنے کا کام کریں گے۔ کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب جماعت کا تصدیقی خط اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت ناممکن ہوگی۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

نوآموز مضمون نگاروں اور شعراء سے ضروری گزارش

روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ کا مؤقر روزنامہ ہے اور اب انٹرنیٹ پر ساری دنیا میں پڑھا جاتا ہے۔ نوآموز مضمون نگاروں اور شعراء سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین اور منظوم کلام کو پہلے دوسرے رسائل میں چھپوایا کریں۔ پختگی حاصل ہونے کے بعد روزنامہ الفضل کو بھجوایا کریں۔

(ادارہ)

انڈر میٹرک افراد کیلئے فنی کورسز

ایسے افراد جو انڈر میٹرک ہوں اور کسی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے ہوں اور درج ذیل ہنر سیکھنے کے خواہش مند ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر 31 دسمبر 2003ء تک رابطہ کریں۔

نگران ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (دارالصناعۃ) ایوان محمود ربوہ

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 280)

حقیقی عید کا اصل دن

28 اگست 1904ء کو حضرت مسیح موعود نے سات بجے صبح ڈیڑھ ہزار مجمع سے ایک پُرمعارف خطاب فرمایا جس کے آغاز میں اس نکتہ معرفت کی طرف توجہ دلائی کہ سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ...... میں ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کو ماثور ہیں۔ ایسا ہی .... میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بیشک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے، مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش! ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پروا کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔

وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے۔ جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے اللہ تعالیٰ سے دور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ....(البقرۃ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری شرط ہے اور نہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہد صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لئے اپنا سرخم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا۔ بچایا جاوے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پالیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔

تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ ایک شخص جب کسی چیز کے حاصل کرنے سے بالکل مایوس ہو گیا ہے اور اس ناامیدی اور یاس کی حالت میں وہ اپنے مقصود کو پالے تو اسے کس قدر خوشی حاصل ہوگی۔ اس کا دل ایک تازہ زندگی پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث اور کتب سابقہ سے یہی پتہ لگتا ہے کہ جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ خوشی کی بات تو ہے ہی کہ انسان گناہوں کے نیچے دبا ہوا اور ہلاکت اور موت ہر طرف سے اس کے قریب ہو۔ عذاب الٰہی اس کے کھا جانے کو تیار ہو کہ وہ یکایک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو بعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آ جاوے وہ وقت خدا تعالیٰ کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو، بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اس کے بندہ سے کوئی غلطی اور کمزوری ظاہر ہوئی ہے پھر بھی وہ توبہ کر کے امن میں داخل ہو۔ پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایام سے افضل ہے کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے یہ دن (جس میں تم میں سے بہتوں نے اقرار کیا ہے کہ میں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا) یوم توبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے جس نے سچے دل سے توبہ کی ہے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ التائب من الذنب کم لاذنب لہ کے نیچے آ گیا ہے۔ گویا کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ مگر ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لئے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آ جاوے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دیئے جاویں۔ بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔ دیکھو! انسانوں میں اگر کوئی کسی کا ذرا سا قصور اور خطا کرے تو بعض اوقات اس کا کینہ پشتوں تک چلا جاتا ہے وہ شخص نسلاً بعد نسل تلاش حریف میں رہتا ہے کہ موقعہ ملے تو بدلہ لیا جاوے، لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم و کریم ہے۔ انسان کی طرح سخت دل نہیں جو ایک گناہ کے بدلے میں کئی نسلوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور تباہ کرنا چاہتا ہے مگر **وہ رحیم و کریم خدا ستر برس کے گناہوں کو ایک کلمہ سے ایک لحظہ میں بخش دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ وہ بخشا ایسا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ نہیں وہ بخشا حقیقت میں فائدہ رساں اور نفع بخش ہے اور اس کو وہ لوگ خوب محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہو"۔**

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 114 تا 116)

جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ 2003ء

کنگ آف پراکو اور دیگر سر کردہ افراد کی شمولیت

رپورٹ: ڈاکٹر بشریٰ خان۔ ماریشس

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ 2003ء 12 تا 14 ستمبر کو منعقد ہوا۔ احمدیہ مرکز دارالسلام سے قریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت نے ایک وسیع زمین جلسہ کے مقصد سے خرید رکھی ہے جہاں ہر سال جلسہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

غیر ملکی نمائندگان

اس سال مغربی افریقہ کے ملک بینن (Benin) کے بادشاہ اکپا کی ڈاگبرا Akpaki D`gabaraa.II مہمان خصوصی تھے۔ ان کے ہمراہ امیر صاحب بینن حافظ احسان سکندر صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ ان کے علاوہ فرانس، برطانیہ، مڈگاسکر، روڈرگز، ملائشیا، جرمنی اور کینیڈا سے بھی نمائندگان تشریف لائے۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب 30 سال سے زیادہ عرصہ کے بعد دوبارہ ماریشس تشریف لائے۔ جلسہ کی حاضری قریباً 2500 تھی۔

جلسہ کا پہلا دن نماز جمعہ کے بعد قومی پرچم اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد جلسہ کے لئے بھجوائے گئے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے پر براہ راست خطبہ جمعہ دکھایا گیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد لجنہ کی طرف کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد امیر صاحب بینن حافظ احسان سکندر صاحب نے "احمدیت بینن، نائیجر، ٹوگو اور ساؤٹومے وغیرہ میں" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ ان علاقوں میں خدا کے فضل سے احمدیت بہت اعجازی رنگ میں پھیل رہی۔

ان کے بعد بینن کے بادشاہ 'اکپا کی ڈاگبرا' نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور کہا کہ میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا مصداق آپ کے سامنے کھڑا ہوں کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک فریم شدہ اور ساتھ فرنچ میں تحریر شدہ پیشگوئی کے الفاظ حاضرین کو دکھایا جو انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحفہ دیا تھا۔ نیز انہوں نے اپنے ہاتھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحفہ دی ہوئی انگوٹھی بھی حاضرین کو دکھائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے لجنہ سے خطاب کیا اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کا دوسرا دن صبح ساڑھے نو بجے بچوں کے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں ماریشس کے تمام علاقوں کے بچوں کی نمائندگی تھی۔ بچوں نے نظمیں اور قصیدہ بھی پیش کیا۔ مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب اور ان کے ہمراہ ان کے پرانے ماریشن غیر احمدی دوست نے بھی بچوں کے اجلاس میں شمولیت کی۔ غیر احمدی مہمان نے بچوں کو بتایا کہ آج سے کوئی 30 برس قبل ماریشس میں ایک علاقہ میں نسلی فساد ہوئے جس میں کافی توڑ پھوڑ کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اور مولانا منیر رضا کارانہ طور پر لوگوں کے گھروں کی ٹوٹی کھڑکیوں کے شیشے مرمت کرتے تھے اور یہ امن عامہ کا کام آج تک یادگار ہے۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد تلاوت اور نظم کے ساتھ اگلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مختار دین توجو صاحب نے "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مبارک سلطان غوث صاحب نے "دین ایک پرامن مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مختلف ممالک کے نمائندگان نے خطاب کیا۔ اجلاس کے آخر میں مکرم راماجان صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار" پر تقریر کی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد منعقدہ اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد "خدا اپنا خلیفہ کیسے چنتا ہے" کے اہم موضوع پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے تقریر کی۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب نے "خلافت کی برکات" پر تقریر کی۔

جلسہ کا تیسرا دن جلسہ کا اختتامی اجلاس صبح

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خدا تعالیٰ کے ہاں عظیم مقام کے حامل، محبت الٰہی اور خدمت خلق میں مخمور شفیق وجود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی درخشاں سیرت کے بعض نمایاں پہلو

ذاتی احسانات اور شفقتوں کا تذکرہ، طبیعت کی شگفتگی اور مزاح کی لطیف عادت

قسط اول

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

مزاح کی شگفتگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شخصیت کا ایک نہایت ہی پر لطف اور دلچسپ رنگ جو اپنے اور غیر ہر ایک کو محظوظ کرتا وہ آپکی مزاح کی عادت تھی۔ آپ نہایت لطیف مزاح فرماتے۔ مزاح آپکے مزاج کا حصہ بھی تھا اور آپ بالارادہ مزاح اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام پہنچانے کی غرض سے بھی کرتے۔ ایک مرتبہ تحریر فرمایا کہ حضرت مصلح موعود بھی اسی طرح ہلکے پھلکے مزاح سے اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام پہنچایا کرتے تھے۔

خطوط میں آپکی تحریر بہت ہی دلچسپ ہوتی۔ زبان اور محاورے پر آپ کو کامل قدرت تھی اور روزمرہ کی باتوں میں بھی وہ لطف پیدا فرما دیتے کہ آدمی آپکے حسنِ بیان سے مدتوں لطف اندوز ہوتا رہے۔ جب بھی آپکی کسی پرانی تحریر کو پڑھتی ہوں ہر مرتبہ اس سے نیا لطف آتا ہے۔ آپکے خطوط میں پائی جانے والی پُر مزاح تحریروں میں سے چند اقتباسات پیش ہیں:

1982ء کی بات ہے۔ ایک مرتبہ اُمی نے ہوبلو (بھینس کے ابتدائی دنوں کے دودھ سے بنا ہوا میٹھا) بھجوایا۔ کھانے کی میز پر جب اسے چکھا تو حضور حیران ہوئے کہ اس میں سے لونگوں کا ذائقہ کیوں آرہا ہے۔ میں نے کہا امی کو بہت پسند ہیں، کچھ عجب نہیں کہ انہوں نے اس میں بھی ڈال دیئے ہوں۔ ہنستے ہوئے مجھے فرمایا کہ امی کو فون کریں کہ مونا کے دانت میں درد ہو رہی تھی۔ آپکا ہوبلو کھاتے ہی ٹھیک ہوگئی۔ کیا وجہ تھی؟ میں نے ایسے ہی کیا۔ امی بے اختیار فخریہ کہنے لگیں "میں نے اس میں لونگ جو ڈالے تھے"۔

بہر حال حضور امی کے ہوبلو میں لونگ ڈالنے پر اور پھر ان کی اس سادگی پر بہت ہنستے رہے۔ اور اسکے بعد کئی مرتبہ انکے لئے لونگوں کا تحفہ بھجوایا اور خطوں میں بھی اور اردو کلاس میں بھی اسکا ذکر کرتے رہے۔

ایک مرتبہ تحریر فرمایا:

"اپنی امی کو بھی بہت بہت محبت بھرا اسلام انہیں تو اپنے بچوں کے بعد سب سے زیادہ لونگ اچھے لگتے ہیں۔ خدا حافظ" (مکتوب 14.2.1987)

اس سے قبل ایک مرتبہ تحریر فرمایا:

"آپ اور امی کب تک رخت سفر باندھ رہے ہیں ان کیلئے چند لونگ بھجوا رہا ہوں تا کہ ہوبلو میں کام آئیں"

(مکتوب 20.3.1986)

پھر ایک مرتبہ تحریر فرمایا:

"ستو بھجوائیں تو امی سے بچا کر وہ ان میں لونگ نہ ملا دیں۔ 'امی' کو محبت بھرا اسلام اور عید مبارک"

(مکتوب 23.5.1987)

حضور کا "اردو خط" بہت پختہ لیکن اپنی طرز میں منفرد تھا "انگریزی خط" بہت پختہ بھی اور خوب صورت بھی تھا۔ اردو خط کے متعلق حضور اکثر و بیشتر خود بھی تبصرہ فرماتے اور خطوط میں اس سلسلے میں مزاح ہوتا رہتا۔

ایک مرتبہ حضور نے تحریر فرمایا:۔

"خط پہلے بھی جیسا تھا تھا ہی اب تو جلدی میں مکوڑے کا سفر بن گیا ہے۔ جو سیاہی کی دوات سے جان بچا کر نکلا ہوا اور اپنا تن خستہ گھسیٹ رہا ہو"۔

(مکتوب 25.9.1984)

میرے پاس اپنے خطوط کی نقول تو موجود نہیں۔ لیکن یادداشت سے کام لیتے ہوئے اتنا کہہ سکتی ہوں کہ شاید میں نے یہ لکھا تھا کہ یہ خط اسی کالے رنگ کے موٹے سے پن سے تو نہیں لکھا تھا جو میں نے آتے وقت آپکے پاس دیکھا تھا۔ حضور کا خط کیلی گرافی کی طرح موٹے خط میں لکھا ہوا ملا تھا۔

جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:

"آپ نے تو یک قلم میرے قلم کا مان ایسا توڑا ہے کہ رہی سہی چال بھی اکھیڑ دی ہے۔ پہلے ہی تحریر بھی کالی تھی۔ رنگ بھی کالا تھا مگر ایسا روسیاہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ یوں لگتا ہے جیسے پنجابی میں اسے کسی نے "کالا منہ" کہہ دیا ہو۔ حالانکہ قصور اس غریب کا نہیں تھا۔

وہ تو ناحق میرے ہاتھوں مارا گیا۔ میرے ہاتھ میں تو جو قلم بھی تھما دیں چال اکڑ جاتی ہے۔ بہر حال وہ تو اب مصر ہے کہ آئندہ کبھی آپ کو منہ نہیں دکھائے گا۔ لیکن شومئی قسمت سے یہ قلم جس سے اب لکھ رہا ہوں یہ بھی اسود اللون اور غرابیب سود کی یاد دلاتا ہے"

(مکتوب 18.5.1988)

میری اپنی لکھائی بھی ایسی ویسی ہی ہے۔ اُسکا بھی ذکر رہتا۔ ایک روز مجھے تحریر فرمایا:۔

"اُمید ہے میری آج کی لکھائی دیکھ کر آپ اپنی لکھائی کی ناقدری سے توبہ کر لیں گی۔ ان دنوں مصروفیت بہت ہے اس لئے لکھائی کے حسن و قبح سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔ (مکتوب 20.3.1986)

حضور کی شخصیت میں دوسروں کے جذبات و احساسات کا بہت باریک بینی سے خیال رکھنے کا بے انتہا مادہ تھا۔ دوسرے کے ہر خوشی غمی کے موقع پر اسکی ضروریات اور احساس و جذبات کا بے انتہا خیال رکھتے بیرونی ممالک میں رہتے ہوئے۔ خوشی کے مواقع پر بھی اپنے عزیز و اقربا اور ماحول سے دوری کی وجہ سے رونق اس طرح سے لگانا ممکن نہیں ہوتا جیسے اپنے ماحول میں قائم ہو جاتی ہے۔ میرے بھائی حمید کے بچوں کی ہارٹلے پول میں جب شادیاں ہوئیں تو اس پہلو سے بھی حضور نے بہت خیال رکھا اور خود بھی شمولیت فرما کر اور اپنے بچوں کو بھجوا کر جہاں تک ممکن ہوتا شادی کے موقع کی مناسبت سے رونق اور خوشی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش فرماتے۔

عزیزہ گگو کی شادی میرے بھائی کے بچوں میں سے پہلی شادی تھی۔ حضور اس میں شامل ہوئے اور پھر اسکا آنکھوں دیکھا حال مجھے اپنے خط میں بہت ہی دلچسپ رنگ میں لکھا:۔

تحریر فرمایا:

"گگو کی شادی سخت مزے کی تھی۔ ذرا اندازہ کریں کہ فائزہ مونا طوبیٰ گانے والیاں تھیں اور آپکی امی اور انگریز عورتیں سننے والیاں۔ آواز اس طرح ملا رہی تھیں جیسے اناڑی رنگروٹ قدم ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپس میں تو پھٹی ہوئی تھیں ہی جوش کے وقت ہر آواز اپنے طور پر بھی پھٹ کر دو دو تین تین ہو جاتی تھیں جیسے کسی نے بانس کی چھڑی کو پتھر پر پھٹکار دیا ہو۔ جب یہ پھٹکار کبھی مردانے میں پہنچتی تھی تو بھلا سوچیں کہ دیکھنے والوں کو میں کیا لگتا ہوں گا۔ وہ تو شکر ہے دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ سارے نظریں جھکا لیتے تھے۔ بڑے اچھے مہمان تھے۔ بڑے خلوص سے سب احمدیوں نے ہر خدمت میں حصہ لیا۔ دیکھ دیکھ کر دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ مجلس سوال و جواب بھی خوب جمی اور میرا تاثر ہے کہ سوال کرنے والے مطمئن ہو جاتے تھے" (مکتوب 1989)

ان کے اگلے دونوں بچوں کی شادی پر حضور نے از راہ شفقت خود بھی شمولیت فرمائی اور ایک رات پہلے رونق کیلئے لندن سے اپنی بچیوں سمیت بہت سارے مہمان بھجوائے جنھوں نے بہت اچھی رونق لگائی۔

میری بھاوج آپا ساجدہ مرحومہ نے حضور کی کسی نظم پر خدا جانے کیا تبصرہ کر بھیجا۔ حضور کا جو جواب مجھے آیا وہ بہت دلچسپ تھا۔ تحریر فرمایا:

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ ساجدہ نے بھی شاعروں کے زمرہ میں قدم رکھ لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے بھابھی نے نند کی غیرت دکھائی ہے۔ اگر تو اس نے بدر میں نظم پڑھی تھی تو وہاں واقعی کئی شعر غلط چھپے ہیں۔ اگر صحیح چھپی ہوئی میں سے وزن غائب پایا تو ہوسکتا ہے پڑھنے والا ہی قابل داد ہو۔ مگر معین پتہ چلے تو پھر کچھ عرض کرسکوں گا۔"

"ہاں ساجدہ کا دلچسپ مگر وزن دار تبصرہ پڑھ کر وہ قصہ یاد آگیا کہ جب کسی کولہی نے ایک جاٹ پر یہ مصرعہ چست کیا تھا۔

جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ

تو جاٹ نے پلٹ کر جواب دیا

کولہی رے کولہی تیرے سر پر کولہو

اس نے کہا یہ تو شعر بنتا ہی نہیں۔ جاٹ بولا شعر بنے یا نہ بنے تیرے سر پر وزن تو پڑے گا"

(مکتوب 17.10.90)

حضور لطیف مزاح کا لطف بھی بہت لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور کے پاؤں میں تکلیف ہے اگلے روز میں نے طبیعت پوچھنے کیلئے فون کیا اور اپنی خواب کا بھی ذکر کیا۔ فرمایا وہ تو کئی دن پہلے ہوئی تھی اب تو ٹھیک ہے۔ میں نے کہا "اچھا پھر مجھے لیٹ اطلاع ملی ہے۔" حضور اس بات پر بے ساختہ بہت ہنسے۔

حضور کی تحریر بہت شگفتہ ہوا کرتی تھی۔ روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی بیان ایسا ہوتا کہ طبیعت اسے پڑھ کر خود بخود بشاش ہو جائے۔ ہلکا پھلکا مزاح خط کی

خوب صورتی میں بے مثال اضافہ کردیتا۔ نمونے کا ایک خط پیش ہے۔ تحریر فرمایا:

'امی' کی طرف سے لکھا ہوا آپ کا خط ملا۔ "امی" کی طرف اس خط کا جواب بھی آپ ہی کو لکھ رہا ہوں۔ یہاں سب خیریت ہے۔ یعنی کم و بیش۔ ستا ماکھتوں

کے آنے سے مہر آپا کی لائی ہوئی رونق میں اضافہ ہوگیا ہے۔ حمیدہ پہلے سے آئی ہوئی تھی۔ عتیقہ کا بھی خوب آنا جانا تھا۔ اب سونے پر سہاگہ ہونے سے آصفہ کی موجیں بن گئی ہیں۔ صرف ایک کمی ہے وہ آپکی اُمی کی اگر وہ کمی پوری ہوجائے تو آپ سب پر زیادتی ہوتی ہے اسلئے صبر شکر سے گزارا کرنا پڑے گا۔

آپکو چپ نہ ہی پڑیں تو اچھا ہے۔ (میں اکثر گھوڑوں سے گر کر چوٹیں لگواتی تھی۔ ناقل) چپ والا ایک دان ہی کافی ہے۔ (عدنان میاں لقمان کا بیٹا، بچپن میں اسکا ماتھا ذرا ٹیڑھا تھا۔ ناقل) اسکا چپ لینا ہے تو شوق سے لے لیں۔

حمید ساجدہ کھڑے کھڑے چلے گئے۔ حمید کی چہرہ دکھائی تو بس (۔) میں ہی ہوئی۔ میں یہ سمجھتا رہا کہ دونوں اکٹھے آکر ملیں گے تو باتیں ہونگی۔ ویسے حمید کم گو پتہ نہیں آپ بہنوں میں کہاں سے پیدا ہوگیا ہے۔

(مکتوب 9.7.1990)

یہاں بھائی حمید کی کم گوئی کا ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک مرتبہ بھائی حمید نے امی سے کہا کہ اگر آپ 10 منٹ کیلئے خاموش ہوجائیں تو میں آپ کو 5 پاؤنڈ انعام دونگا۔ حضورؒ ہارٹلے پول آئے تو میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ حضور نے ہنستے ہوئے برجستہ فرمایا: امی سے کہنا کہ حمید سے کہیں کہ تم 5 منٹ مجھے بول کر دکھا دو میں تمہیں 10 پاؤنڈ انعام دونگی۔

حضور اکثر دلچسپ واقعات جن میں سے اکثر آپ کے بچپن کے ہوا کرتے تھے اور لطائف کھانے کی میز پر سنایا کرتے تھے۔ لطائف سنانے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ کئی بار سنا ہوا لطیفہ بھی جب آپ سناتے تو ہنس ہنس کر برا حال ہو جاتا۔ کھانے کی میز بسا اوقات کشت زعفران بنی ہوتی۔ اگر کوئی مذاق پر ناراض ہو جاتا تو حضور اسے "روس" بھجوانے کا نام دیتے۔ ایک مرتبہ مجھے فرمایا "روس بھجوانے کی تو مجھے بچپن سے عادت ہے"۔

ایک مرتبہ میری ہمشیرہ حضور سے ملاقات کئے بغیر واپس امریکہ چلی گئیں۔ اس کا دلچسپ ذکر آپ نے یوں فرمایا:۔

" مبارکہ بغیر ملے نکل گئی اور ذمہ داری اپنے ابا جان مرحوم پر ڈال گئی ہے جو اپنے غیر معمولی اخلاص اور خلافت سے محبت کے نتیجہ میں اپنی اولاد کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ انکے وقت کا خیال رکھنا اور مبارکہ نے اس سے ایک ہی نتیجہ نکالا ہے کہ اگر جاتے ہوئے ملنا ہے تو آتی دفعہ نہیں ملنا اور اگر آتے ہوئے ملاقات کرنی ہے تو پھر جاتے ہوئے چپکے سے چلے جانا ہے۔ بہر حال اچھی بہن ہے آپکی۔ ماشاء اللہ بی بی کو اس سے بہت تعلق تھا۔ سب بہنوں کو محبت بھرا سلام۔ عزیزہ منصورہ • خان کو محبت بھرا سلام اور دعا اور عیادت۔ اللہ آپکے ساتھ ہو (مکتوب 19-1-93)

1993ء میں عزیزہ فائزہ اور عزیزہ مونا پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ حضور نے ایک خط تحریر فرمایا۔ وہ سارا خط ہی اتنا دلچسپ ہے کہ کئی بار پڑھنے سے بھی اس کا لطف کم نہیں ہوتا۔ تحریر فرمایا:

" انشاء اللہ آج شام تک تو ضرور فائزہ اور مونا پہنچ جائیں گی اور آپکا ہیجانی فون بھی آئے گا۔ اگر نہ آیا تو ٹھُک ہے میرے اندازوں پر اکثر اندازے تو ویسے ٹھیک ہی نکلتے ہیں۔ مثلاً میرا خیال تھا بلکہ سخت اندیشہ تھا کہ اپنی زمین سے متعلق آپکے ساتھ وہی بات نہ ہوجائے کہ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ یہ اندازہ کچھ ٹھیک ہی تھا مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس اندیشے کے تنے سے اور اندیشوں کے خوشے پھوٹ پڑیں گے۔ اب جو آپ نے آخری صورت حال لکھی ہے اس پر تو انگریز کھڑکا یہ محاورہ یاد آنے لگا ہے کہ out of the frypan into the fire

اب تو کوئی ابراہیمی دعا ہی آپ کو بچا سکتی ہے۔

(الحمد للہ کہ حضور کی دعا نے مجھے بچا بھی لیا۔ ناقل)

فائزہ مونا سے کہیں کہ خدا کیلئے دعوتیں کھانا بند کردیں۔ ربوہ کچھ دن تو اپنی مرضی سے امن اور سکون سے گزاریں۔ جہاں دل چاہے جائیں جتنا چاہیں بیٹھیں۔ جب چاہیں اٹھ کر واپس گھر آئیں اور گھر کی "کلی" اور گھر کی "خلی" کے مزے لیں سارا دن بازار اور آدھی رات تک دعوتوں کی شور بازاری۔ شور بازاری کو شوربا۔ زاری پڑھیں تو بات زیادہ سمجھ آئے گی۔ میں تو ان کے سفر کے حالات سن سن کر واپسی کے تصور سے لرزہ برآندام ہوں۔ ع

یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ!

یہاں انکے بعد یہ حال ہے کہ فائزہ کے بچوں کی شرافت دہشت ناک ہے۔ کچھ روئیں کچھ چیخیں کچھ خرمستیاں کریں۔ تو انہیں کچھ بہلا پھسلا کر دل بہلے۔ جبر اور صبر کی پتلیاں دیکھنی ہوں تو کوئی ان بچوں کو آکر دیکھے خصوصاً کھانے کی میز پر تو انکی شرافت کھانے کو دوڑتی ہے ندیدہ نہ سہی آبدیدہ تو ہوں۔ لقمان کو بھی ڈائیٹنگ آجکل ہی سوجھی ہے۔ طوبیٰ کی ڈائیٹنگ بھوک ہڑتال بن چکی ہے شوکی کی غذا واجبی سی رہ گئی ہے۔ مہمانوں کا آنا جانا شاذ کے طور پر رہ گیا ہے۔ کام کرنے والی خواتین کو میز پر بٹھانا پڑتا ہے۔ جو حیا کے مارے میٹھا بھی کھا رہی ہوں تو لگتا ہے زہر مار کر رہی ہیں۔ روحی شاہ دو لقمے لیکر روٹی پکانے کے بہانے اٹھ دوڑتی ہے اور نعیمہ کھوکھر کا تو ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ اجازت ہو تو میں یہ تبرک لپیٹ کر گھر لے جاؤں گھر والے بھی اس برکت سے لطف اندوز ہونگے۔ (۔) سارا گھر سائیں سائیں کر رہا ہے۔ ع

ان سے کہہ دیں کہ اپنے گھر آئیں

کتاب کے متعلق آپ نے بڑی دیر بعد یاد کرایا۔ آج ہی پتہ کرواتا ہوں کہ اس کا کیا بنا۔ آپ سے اس بارہ میں بہت شرمندہ ہوں۔

فائزہ مونا کو بھی کبھی کبھی خاموشی سے احمد نگر لے جایا کریں (میرے فارم پر) بڑے ہنگاموں کے ساتھ نہیں دو تین گھنٹے وہاں چند سکون کے سانس لیں مگر فائزہ کو کھٹے کینو نہ کھانے دینا ورنہ گلا اتنا دکھے گا کہ اسکا سکون کے سانس لینا تو درکنار آپ کے لئے بھی سکون کے سانس لینا مشکل ہوجائے گا۔ اچھا جی خدا حافظ۔

ماشاء اللہ آپ قرآن کی بہت خدمت کر رہی ہیں۔ اللہ قبول فرمائے۔" (مکتوب 10.2.93)

سابحہ کی موت

حضور کی ایک گھوڑی ہوا کرتی تھی جس کا نام حضور نے "سابحہ" رکھا ہوا تھا۔ اچھی خوش شکل شریف گھوڑی تھی۔ سب بچے اس پر سواری کیا کرتے تھے۔ وہ گھوڑی مر گئی تو میں نے اپنے خط میں تعزیت کی۔ جواب میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"سابحہ کی موت پر آپ کی تعزیت کا شکریہ۔ مجھے یہ بہت اچھی لگتی تھی۔ لیکن اتنے صدموں میں اس بیچاری کا صدمہ نقار خانہ میں 'طوطی کی آواز' ہے پھر بھی یہ آواز دردناک ہے۔ بنت سابحہ کو کبھی کبھی میری طرف سے بھی پیار کردیا کریں۔" (مکتوب 23.5.1987)

ایک مرتبہ قبل ازیں سابحہ کے بارے میں لکھا:

"میری سابحہ کا کیا حال ہے اور اس کے بچے کا؟ کیا سدھانے کی عمر کو پہنچا ہے یا نہیں۔"

(مکتوب 14.2.1987)

سابحہ ہلکے رنگوں کی خوش شکل گھوڑی تھی پر اس کی اکلوتی اولاد بنت سابحہ کالی بھجنگ تھی۔ میں نے اپنے خط میں یونہی ان گھوڑیوں اور انکی نئی نسلوں کا ذکر کردیا جواباً آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ نے گھوڑیوں کے رشتوں اور رشتہ داروں کا جو نقشہ کھینچا ہے بہت دلچسپ ہے۔ سخت دل چاہ رہا ہے۔ کہ جلد تر آپکی پسند اور ناپسند کے گھوڑوں کے بچے دیکھوں۔ دیکھیں اللہ کب دکھاتا ہے۔"

(مکتوب 17.3.1987)

اصطبل کی دیگر خبریں بھی بعض اوقات میں حضور کو دیا کرتی۔ ایک مرتبہ ایسے ہی ایک خط کے جواب میں حضور کا بہت دلچسپ خط ملا۔

تحریر فرمایا:۔

"آج آپکے خط کی جو 'چہکار' آئی اس چہکار میں بھی غبار خاطر شامل تھا۔ اللہ اس چہکار کو دوبالا کرے اور غبار خاطر دھوڈالے۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ نوکر کا مسئلہ بھی اتنا اعصاب شکن ہوسکتا ہے۔ اصطبل کے خبرنامہ میں کٹی کے pregnant ہونے کی خبر سے تعجب ہوا pregnant تو 'مجھوٹی' ہوا کرتی ہے نہ کہ کٹی۔ بہر حال آپکی بھینس کے نانی بننے کی امید پر مبارک ہو۔ (مکتوب 2.11.1989)

ایک مرتبہ حضور نے مجھے تحریر فرمایا:۔

"امرود اور خربوزوں کی خرید منگلا صاحب کے سپرد کرکے آپ نے اپنی طرف سے خوب بلا ٹالی۔ لگتا ہے ماشاء اللہ خوب ہوشیار ہوگئی ہیں۔"

(مکتوب 30.1.1991)

میری بڑی ہمشیرہ ربوہ آئیں تو میں نے ان سے کہا کہ دیکھو حضور نے مجھے یہ لکھا ہے وہ کہنے لگیں کہ ہاں ٹھیک لکھا ہے۔ میں نے کہا اچھا بتاؤ مجھ میں کیا فرق آیا ہے؟ کہنے لگیں "پہلے تم ہمارے گھر والوں جیسی ہوتی تھی' اب اپنے سسرال والوں جیسی ہوگئی ہو۔"

میں نے یہ لطیفہ من و عن حضور کو لکھ دیا۔ آپ اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ میری دوسری ہمشیرہ کو بھی امریکہ میں سنایا اور خط میں بھی ذکر فرمایا۔ تحریر فرمایا:۔

"سفر کے دوران آپ کا چالاکی کے موضوع پر دلچسپ خط ملا۔ چالاک نہ ہوتیں تو ایسا چالاک خط کیسے لکھتیں۔ لیکن اچھی چالاک ہیں۔ جن چالاکوں سے آپ کو نفرت ہے وہ تو اوچھے اور شوخ چالاک ہوتے ہیں شریف چالاک ان سے بالکل مختلف مخلوق ہوتے ہیں۔

"آپا" کا لطیفہ واقعی بہت لطیف ہے۔ ماشاء اللہ چشم بددور۔ مبارکہ کو بھی میں نے سنایا تو بہت محظوظ ہوئی۔ ان کے میاں بھی اپنی سادگی میں مسکرانے لگے۔"

(مکتوب از کلیولینڈ۔ اوہایو۔ 26.6.91)

کھانے کی میز پر ہلکی پھلکی گفتگو میں ڈائیٹنگ کا پر مزاح ذکر اکثر رہا کرتا تھا حضور مئی 1983 میں جب نئے قصر خلافت میں منتقل ہوئے تو مجھ سے ایک روز کھانے کی میز پر فرمانے لگے کہ ہمیں یہاں آکر بہت نقصان ہوا ہے۔ اب کھانے کی میز پر ڈائیٹنگ کا مقابلہ نہیں ہوتا اور ہم زیادہ کھانے لگ گئے ہیں میں نے ہنس کر کہا اور میرا فائدہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ آپ سب کے ساتھ میں خوش خوش زیادہ کھالیا کرتی تھی۔ اب اکیلی میں فوراً ہی میز پر سے اٹھ جاتی ہوں۔ بات تو مذاق میں ہی ہو رہی تھی لیکن حضور کی طبیعت بہت حساس تھی۔ میں نے دیکھا آپ فوراً سنجیدہ ہوگئے اور چہرے پر غم کا تاثر آگیا۔

بہر حال ڈائیٹنگ کا پر مزاح موضوع لندن کھانے کی میز پر بھی چلتا رہتا اور خطوں میں بھی اس کا ذکر رہتا میرے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

" وزن گرانے سے متعلق مفید اور دلچسپ معلومات بھجوانے پر تہہ دل سے ممنون ہوں لیکن وزن گرانا میرے بس کی بات معلوم نہیں ہوتا۔ سخت فاقہ کشی کا میں نہ قائل ہوں نہ ہمت ہے۔ نرم فاقہ کشی ویسے بھی صبر آزما بہت ہے اور ایسی خاص مفید بھی نہیں۔ اب تو وزن کی مشین سے آنکھیں چرانے لگا ہوں۔

پانچ میل کی سیر کا یہ فائدہ تو ہے کہ جسم چست رہتا ہے اور کام کی طاقت بڑھ گئی ہے مگر وزن پر کوئی خاص اثر انداز نہیں ہوئی۔ (مکتوب 23.3.1985)

وزن کم کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ میرے خط کے جواب میں ایک مرتبہ لکھا۔

"آپ کے وزن میں تبدیلی نہ ہونے کا مجھے کوئی افسوس نہیں اپنے وزن کے غم سے فرصت نہیں۔"

(مکتوب 30.9.90)

مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

ماریشس کی ترقی کے مشاہدات

ماریشس ایک آزاد ملک ہے جو اقوام متحدہ میں شامل 192 ممالک میں سے ایک ہے۔ یہ بحر ہند میں افریقہ اور آسٹریلیا کے درمیان 720 مربع میل کا ایک زرخیز جزیرہ ہے جس کے ماتحت چند اور جزائر بھی ہیں جن میں سے Rodrigues بہت اہم اور آباد جزیرہ ہے۔

یورپ سے ہندوستان جاتے ہوئے پرتگیزوں نے اسے دیکھا تھا اس وقت یہ بالکل غیر آباد تھا صرف ایک جانور بطخ کی شکل کا ملا جسے Dodo کا نام دیا جاتا ہے ابتدائی آنے والوں نے اسے کھا کر ختم کر دیا اب اس کی فوٹو زوغیرہ ہی ہم دیکھ سکتے ہیں۔

پھر فرانسیسی لوگوں نے اپنے افریقن غلاموں کی مدد سے اسے آباد کیا 1848ء میں یہ انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا جنہوں نے اسے 1968ء میں آزاد کیا اب یہ ملک اپنے محنتی باشندوں کی مدد سے جمہوریت کے تحت خوب ترقی کر رہا ہے۔

آبادی

یہاں کی کل آبادی 10 لاکھ ہے جس میں 70% ہندوستانی ہیں جنہیں انگریز گنے کی کاشت کیلئے وہاں لے گئے تھے باقی میں یورپین، افریقن اور ان کی مخلوط نسل کریول لوگ ہیں۔ مذہب کے لحاظ سے تقسیم یوں ہو سکتی ہے ہندو 52%، عیسائی 30%، مسلمان 16% باقی چینی ہیں۔

تعلیم

تعلیم کا معیار بہت بلند ہے۔ پرائمری تعلیم مفت ہے جس میں ہر دس رہیں بچوں کو ان کی مادری زبان پڑھانے والا ایک استاد بھی موجود ہے اردو اور عربی زبان بھی شوق سے بچے پڑھتے ہیں۔ انگریزی اور فرانسیسی دونوں زبانیں خوب چلتی ہیں اخبارات بالعموم فرنچ زبان میں ہی نکلتے ہیں۔ برٹش کونسل اور فرنچ کلچر سنٹر اپنی اپنی زبانیں سکھانے کے لئے خوب مستعد ہیں ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانیں سکھانے کے لئے انڈیا کی مدد سے گاندھی انسٹی ٹیوٹ قائم ہے۔

زراعت وصنعت

یہاں آب وہوا کی مناسبت سے گنے کی خوب کاشت ہوتی ہے بہت لمبا اور اچھی قسم کا گنا ہوتا ہے جس سے چینی بنانے والے متعدد کارخانے ہیں جو دن رات کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ 1960ء کی دھائی میں ایک خاص علاقہ میں چائے کی کاشت کی جانے لگی تھی آزادی کے بعد ڈیوٹی فری انڈسٹریل زون قائم کر دیا گیا جس سے لوگوں کو روزگار بھی ملا اور ملک کی اقتصادی حالت نے خوب ترقی کی ہے۔ اسی طرح سیاحت کے محکمے نے سیاحوں کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کی ہیں اور سیاحوں کی کثرت بھی ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ 60 سال سے اوپر والے لوگوں کو وزارت سوشل سیکورٹی ماہانہ الاؤنس دیتی ہے جو کئی سو روپے ہوتا ہے باہر کے ممالک سے رابطہ اکثر ہوائی جہازوں سے ہوتا ہے اس لئے کئی ہوائی کمپنیاں وہاں کام کر رہی ہیں ان کی اپنی کمپنی ایر ماریشس بھی یورپ ایشیا اور افریقہ کو ملاتی ہے۔

احمدیت کا پیغام

انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ وہاں احمدیت کا پیغام پہنچا ایک گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر برادرم نور محمد نوریا صاحب اور ان کے ساتھی ماسٹر عظیم سلطان غوث صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب B.A رفیق حضرت مسیح موعود کو 1915ء میں وہاں بھجوایا جنہوں نے انتھک محنت کر کے ایک مضبوط جماعت قائم کر دی ان کی واپسی پر ایک اور رفیق حضرت اقدس مسیح موعود حضرت حافظ جمال احمد صاحب وہاں گئے۔ اور 1949ء میں فوت ہو کر وہیں مدفون ہوئے ایک تیسرے رفیق حضرت اقدس حافظ عبید اللہ صاحب بھی وہاں کام کرتے ہوئے فوت ہوئے وہ بھی وہاں ہی مدفون ہوئے۔

ان ابتدائی مربیان کرام کی محنت پھل لائی اور 1960ء میں جب عاجز وہاں پہنچا تو وہاں چھ احمدیہ بیوت تھیں اور ہزاروں احمدی مرد و زن نے وقار عمل کر کے اپنی مرکزی بیت دارالسلام (روز ہل) کو ٹین کی بجائے کنکریٹ سے بدل دیا۔

اس مرکزی بیت کے لئے ان کی مالی قربانی اور وقار عمل پھل لائی اور اب ہر احمدی کا گھر آج ٹین کی بجائے کنکریٹ کا ہے اور ان کی مالی حالت اتنی آسودہ ہے کہ بیس پچیس ہزار روپے چندہ جمع کرنے والی جماعت کا بجٹ ملینز میں ہے۔

جماعتی ترقی

جماعتی ترقی کا اندازہ اس سے بھی لگا سکتے ہیں کہ 1970ء میں عاجز وہاں چھ احمدیہ بیوت چھوڑ کر آیا اب 33 سال کے بعد وہاں گیا تو 16 بیوت تو ماریشس میں دیکھیں اور Rodrigues (روڈرگز) میں بھی ایک دو منزلہ شاندار بیت دیکھ کر طبیعت خوش ہو گئی۔ اب واقفین عارضی نے دعوت الی اللہ کر کے اردگرد کے چھ ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ سب سے بڑی جماعت مڈغاسکر میں قائم ہو چکی ہے۔ جزائر کمور میں احمدیت کا پیغام چند اشتہارات کے ذریعہ 1967ء میں پہنچا تھا جو عاجز کی درخواست پر لندن جانے والے ایک ماریشس دوست نے اپنے بحری جہاز کے وہاں عارضی قیام میں تقسیم کئے تھے۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ ابتدا 1967ء میں عاجز نے کی تھی اور دارالسلام بیت کے ہال میں دو دن کا جلسہ پہلی بار منعقد کیا تھا۔ جس میں دو ڈھائی سو احمدی شامل ہوئے تھے اب وہی جلسہ سالانہ 2003ء میں بہت شان سے 3 دن کے لئے منعقد ہوا جس میں حاضری بھی کم وبیش تین ہزار تھی۔ اور تقریریں کرنے والوں میں Benin کے احمدی بادشاہ، کینیڈا کے مصری عربی دوست مصطفیٰ ثابت صاحب ملیشیا سے ذیشان دوست الحاج شمس کے علاوہ عاجز بھی تھا جو امریکہ کے مغربی ساحل کیلیفورنیا سے ایک لمبا سفر کر کے وہاں کے امیر مکرم محمد امین جواہر صاحب کی دعوت پر پہنچا تھا۔ اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ اور اہم شخصیتیں بھی شامل ہوئیں۔ مثلاً کیتھولک پادری شوشون صاحب (84 سالہ بوڑھے ہیں) سابق وزیر زراعت مسٹر ملیل (ہندو)، ڈاکٹر منصور ابراہیم صاحب، وہاں کے مقامی میئر اور قومی اسمبلی کے ممبر بھی۔ ان سب نے حاضرین جلسہ سے خطاب بھی کیا اور احمدیہ خدمات کی دل کھول کر تعریف کی۔ علاوہ ازیں ہماری ملاقات وہاں کے نائب صدر مسٹر رؤف بندھن صاحب اور وزیر سوشل سیکورٹی سمیع اللہ صاحب سے بھی ہوئی۔ جنہوں نے جماعتی خدمات کو خوب سراہا مگر دیگر مصروفیات کی وجہ سے وہ ہمارے جلسہ سالانہ میں حاضر نہ ہو سکے۔

خاکسار ماریشس میں 33 سال بعد گیا تھا۔ اور جماعت کی شاندار ترقیات کو دیکھ کر وہ خدائی وعدہ یاد آ گیا جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے دلی محبوں کے گروہ کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت ڈالنے کا اعلان کیا تھا۔ آج سے 33 سال قبل جو احمدی دس بیس روپے چندہ دیتے تھے اب سینکڑوں اور ہزاروں میں دیتے نظر آئے۔ اور جن نوجوانوں

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کا ذکر خیر

اپنے دیرینہ ساتھی اور دوست مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کی وفات کا سنا انا للہ پڑھا اور اس اچانک خبر سے دلی صدمہ اور دکھ ہوا کہ ایک نہایت ہی مخلص، ہر دلعزیز اور ملنسار ساتھی سے ہم محروم ہو گئے۔ جامعۃ المبشرین سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے بطور مربی پاکستان کی مختلف جماعتوں میں تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کے فرائض نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ پھر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے مختلف شعبہ جات میں مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے اور آخر میں کچھ عرصہ سے لوکل انجمن احمدیہ میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پا رہے تھے گویا آپ کو اللہ تعالیٰ نے آخر دم تک خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن میں آپ کی ان خدمات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ میں سرانجام دیں۔

خاکسار کو جب 1988ء میں مجلس انصاراللہ ربوہ کا زعیم اعلیٰ مقرر کیا گیا تو 1990ء میں مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کو بھی مجلس عاملہ میں شامل کیا گیا اور آپ کو منتظم ایثار ربوہ مقرر کیا گیا پھر میرے وقت میں ایک سال آپ نائب زعیم اعلیٰ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ آپ نے شعبہ ایثار کی کارکردگی کو آگے بڑھانے میں نہایت ہی اخلاص، محنت اور جانفشانی سے کام لیا۔ اس شعبہ کے سپرد یہ کام بھی تھا کہ بیکار اور بے روزگار افراد کے لئے کام تلاش کر کے ان کو روزگار مہیا کیا جائے چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے مختلف ادارہ جات فیکٹریز اور کاروباری لوگوں سے روابط پیدا کر رکھے تھے جب بھی ان کی طرف سے کسی کام کے لئے کسی آدمی کی ضرورت کی اطلاع ملتی آپ احمدی نوجوانوں یا بے کار لوگوں کو اپنی سفارش کے ساتھ وہاں بھجوا دیتے اور انہیں روزگار مہیا ہو جاتا اس طرح انہوں نے کئی ایک نوجوانوں کو کام پر لگایا۔

آپ ایک نہایت ہی اطاعت شعار اور فرض شناس خادم سلسلہ تھے میں نے جب بھی آپ کے گھر فون کیا کہ فلاں کام کے لئے آپ کی ضرورت ہے تو بلا کسی حیل وحجت کے کہتے کہ میں ابھی آیا اور فوراً دفتر تشریف لے آتے جب تک انصاراللہ مقامی کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ موجود نہیں تھی آپ کی گاڑی عموماً کام آتی اور حلقہ جات کے دورہ کے لئے آپ اپنی گاڑی لے جاتے آپ کی رہائش پہلے دارالیمن وسطی میں تھی جب بھی وہاں انصاراللہ کی کوئی تقریب ہوتی اور خاکسار وہاں جاتا تو اپنے گھر سے خاطر تواضع کے بغیر نہ آنے دیتے اور دوسرے احباب کو بھی ساتھ مدعو کرتے۔

مجلس انصاراللہ مقامی کا جب بھی کوئی اجتماع یا کھیلیں ہوتیں تو آپ کے سپرد جو بھی ڈیوٹی کی جاتی آپ اسے نہایت خندہ پیشانی اور ذمہ داری کے ساتھ سرانجام دیتے اور ہمہ وقت وہاں موجود رہتے غرض کہ مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب بہت سے اوصاف حسنہ کے مالک تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جرمنی کے کتاب میلہ میں جماعت کا سٹال

جرمنی کے شہر Dusseldorf میں ہر سال کتابوں کا میلہ لگتا ہے جس میں دنیا بھر کے مختلف اشاعتی ادارے اپنی اپنی کتب متعارف کروانے کے لئے اسٹال لگاتے ہیں۔ شہر Dusseldorf فرینکفرٹ کے شمال مغرب میں ہالینڈ کے مشہور شہر ایمسٹڈیم کے جنوب مشرق میں بیلجیم کے شہر برسلز کے مشرق میں تقریباً یکساں فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں سے نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے مختلف ممالک کے لئے عالمی پروازوں کے ذریعے لوگ سفر کرتے ہیں۔ چار عجائب گھروں پر مشتمل یہ شہر نپولین بونا پارٹ کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ جرمنی کا دریائے رائن (Rhein) بارہ کلومیٹر تک اس شہر کے وسط سے گزرتا ہے۔

اس شہر میں منعقد کئے جانے والے کتابوں کے میلے کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ چنانچہ امسال یہ میلہ 12 تا 15 جون 2003ء کو منعقد ہوا جس میں 126 اشاعتی اداروں نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی اپنے اشاعتی ادارے کی طرف سے اسٹال لگایا۔ جس کی تیاری پانچ ماہ قبل شروع ہو گئی تھی۔

عین وسط میں لگائے جانے والے اس اسٹال پر آویزاں کلمہ طیبہ کے دو بڑے بینر جرمن ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پیغام دے رہے تھے۔ نیز محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، دین حق آزادی ضمیر کا ضامن ہے، لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں کوئی جبر نہیں، کے بینرز کے علاوہ مختلف قسم کے چارٹ بھی آویزاں کئے گئے۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے علاوہ چالیس سے زائد زبانوں میں کتب سلسلہ بھی رکھی گئیں جن سے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے استفادہ کیا اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس روحانی مائدہ سے حصہ لیا۔ انڈونیشیا، جاپان، روس، چین وغیرہ کے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں کتب کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔ واضح رہے کہ شہر Dusseldorf میں کم و بیش ایک ہزار جاپانی آباد ہیں اور ان کے اپنے پانچ سکول ہیں۔ ایک خوش آئندہ بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ نوجوان نسل نے بڑی دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا اور دیگر لوگوں کے ساتھ انہوں نے بھی کثرت سے لٹریچر حاصل کیا اور احمدیت سے متعلق بعض سوالات بھی کئے۔ بعض جرمن اور عربی مہمانوں سے گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اسی طرح یہ سلسلہ صبح 9 بجے سے شروع ہوتا تھا اور شام 9 بجے ختم ہوتا تھا۔ سارا دن صبح سے شام تک مہمانوں کا رش لگا رہتا تھا۔ اس بار اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل تھا کہ جتنے بھی لوگ میلہ میں آئے، سب کے سب ہمارے اسٹال پر ضرور آئے اور کتابوں کا مطالعہ کرکے جاتے۔ امسال خدا کے فضل سے کے ساتھ 16 ہزار زائرین اسٹال پر آئے اور قرآن کریم کے علاوہ 12 ہزار کی تعداد میں لٹریچر حاصل کیا۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبار کے نمائندگان بھی آئے اور انٹرویو کئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد عالیہ کو کامیاب بنائے، آمین۔ دعوت الی اللہ کی اس مہم میں جن احباب نے خدمات سرانجام دیں، اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا کی بہترین جزا دے، آمین۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35407 میں عدیلہ کوکب بنت ناصر احمد واھلہ قوم جٹ واھلہ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عدیلہ کوکب بنت ناصر احمد واھلہ نسیم آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واھلہ وصیت نمبر 30729 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35408 میں مبارک احمد ثانی ولد رشید احمد قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد ثانی ولد رشید احمد ناصر آباد فارم ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 رشید احمد کھوکھر ولد سردار محمد ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35409 میں طاہر احمد ولد عبدالحئی قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سکنی پلاٹ رقبہ 1400 مربع فٹ کا نصف حصہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ولد عبدالحئی ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35410 میں قمر النساء زوجہ طاہر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سکنی پلاٹ واقع کنری شہر رقبہ 1400 مربع فٹ کا نصف حصہ مالیتی -/25000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5360 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قمر النساء زوجہ طاہر احمد ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35411 میں خان محمد ناصر ولد منیر احمد قوم راجپوت پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہومیو ادویات مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ہومیو ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خان محمد ناصر ولد منیر احمد ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

بقیہ صفحہ 5

کے نکاح عاجز نے پڑھائے تھے آج ان کے گھرانوں میں نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے جو ایمان کی دولت سے بھی مالا مال ہیں اور احمدیت کیلئے وہ دن رات ایک کررہے ہیں اور یقیناً وہ دن قریب ہیں جب اللہ تعالیٰ کے جماعتی ترقی کے مزید شاندار وعدے دنیا کے اس جنوبی کنارہ (ماریشس) میں پورے ہونگے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

المناک حادثہ

مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی لکھتے ہیں کہ مورخہ 25 نومبر 2003ء عید سے ایک روز قبل خاکسار کا بھتیجا مکرم مبارک احمد فرحان ابن مکرم میاں عزیز احمد بھٹی صاحب لکھانوالی منزل دارالصدر غربی لطیف ربوہ (حال مقیم اسلام آباد) اسلام آباد سے ربوہ عید کے لئے آتے ہوئے چونگی نمبر 3 دارالفضل پر ٹریفک حادثہ میں بعمر 21 سال وفات پا گیا۔ مرحوم مخلص احمدی نوجوان تھا حال ہی میں اسلام آباد کے حلقہ F-7/3 کا زعیم خدام الاحمدیہ نامزد ہوا تھا جماعت سے دلی محبت اور خلافت سے عقیدت رکھنے والا تھا۔ مرحوم مکرم منظور احمد سعید صاحب (کالج والے) کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب آف شہاب پورہ سیالکوٹ کا نواسہ تھا۔ مرحوم کے ایک چچا مکرم قمر احمد بھٹی چھ ماہ قبل کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے والدین تین بھائی اور تین بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے درجات کی بلندی اور جملہ لواحقین کیلئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

✿ مکرم عطاء المنان قمر صاحب معلم وقف جدید 109۔ر۔ب روڈا ضلع فیصل آباد کو مورخہ 30 نومبر کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے حضور انور نے ازراہ شفقت "حانیہ قمر" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم بشیر احمد ملک صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرمہ امۃ الحیٰ شرافت صاحبہ بنت حافظ محمد افضل صاحب زوجہ رانا ناصر احمد صاحب سکنہ کڑیانوالہ گجرات حال کراچی میں کافی عرصہ سے جوڑوں کی درد اور جگر کی سوزش میں مبتلا ہیں اور بے ہوشی کی حالت ہے شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ بٹوہ

✿ سعادت منیر احمد صاحب 13/6 دارالصدر شمالی ربوہ کا بٹوہ جس میں ڈرائیونگ لائسنس اور ضروری کاغذات اور نقدی تھی گولبازار ۔ ۔ نذ سے لجنہ ہال آتے ہوئے گر گیا ہے دفتر صدر عمومی یا فون نمبر 211866 پر اطلاع دیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ دوڑ نواب شاہ کی والدہ مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ مکرم برکت علی صاحب بھٹی سابق باغبان ناصر آباد فارم مورخہ 11 نومبر 2003ء بروز منگل بعمر 65 سال انتقال کر گئیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں ان میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ اگلے روز مورخہ 12 نومبر 2003ء مکرم نسیم احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی نے سیکٹر B-8 میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی احمدیہ قبرستان باغ احمد کراچی میں ان کی تدفین ہوئی وہاں مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ڈاکٹر کا اعزاز

✿ مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب ایم بی بی ایس۔ ایف سی پی ایس، سابق سینئر رجسٹرار الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ نے مورخہ 5 نومبر 2003ء کوگلاسگو (سکاٹ لینڈ) یونیورسٹی سے MRCP (ممبر رائل کالج آف فزیشن) کا امتحان دیا جس میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو بہت بابرکت فرمائے۔ اور انسانیت کی خدمت کی توفیق بخشے آمین ڈاکٹر صاحب موصوف آجکل "لیڈی ڈیانا ہسپتال یو۔کے" میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

کورسز/ٹریڈز کے نام

1۔ آٹو مکینک 2۔ آٹو الیکٹریشن 3۔ جنرل الیکٹریشن 4۔ گیس اینڈ الیکٹرک ویلڈنگ 5۔ وڈ ورک/کارپینٹر 6۔ لائٹ اور ہیوی سٹیل فیبریکیٹر 7۔ الیکٹرک موٹر ریوائنڈنگ 8۔ ریڈیو اینڈ ٹی وی ٹیکنیشن 9۔ پلمبر 10۔ میسن 11۔ شٹرنگ 12۔ ریفریجریٹر اینڈ ایئر کنڈیشنگ 13۔ کوکنگ 14۔ بیکنگ 15۔ فوڈ پریزرویشن 16۔ آرٹس اینڈ ہینڈی کرافٹس ٹیکنیشن 17۔ ڈسٹنگ پینٹنگ 18۔ کٹنگ

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف قراردادیں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسرائیل کے خلاف دو قراردادیں منظور کی ہیں جن میں اسرائیل کے القدس پر قبضہ کے دعوے کو مسترد اور جولان کا پہاڑی علاقہ شام کو واپس کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ القدس سے متعلق قرارداد پر ہونے والی ووٹنگ میں 155 ممالک نے حمایت کی اور صرف 8 نے مخالفت کی۔ جولان کی پہاڑیاں شام کو واپس کرنے کی قرارداد کے حق میں 104 اور مخالفت میں 5 ووٹ ڈالے گئے۔ باقیوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ قرارداد میں اسرائیل کی جانب سے القدس میں نافذ کئے جانے والے قوانین، حدود اور انتظامی امور سنبھالنے کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ اسرائیلی اقدامات کی کوئی حیثیت نہیں۔ القدس میں سفارتخانے قائم کرنے والے ممالک پر بھی تنقید کی گئی ہے۔

حیدرآباد دکن میں مسلم سکھ فسادات بابری مسجد کی شہادت کی برسی سے 2 دن قبل بھارتی ریاست آندھرا پردیش کے شہر حیدرآباد دکن میں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان فرقہ وارانہ تشدد میں 2۔افراد ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔ کشن نگر میں نامعلوم افراد نے سکھوں کے مذہبی نشان کو نقصان پہنچایا اطلاع ملتے ہی مشتعل سکھوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔

قبائلی رہنماؤں کا اجلاس افغان قبائلی رہنماؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ دہشت گردوں کو پناہ دینگے ان کے گھر جلا دیئے جائیں گے یہ فیصلہ پاک افغان سرحد پر مختلف قبائلی رہنماؤں کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت افغانستان کے نائب صدر امین ارسلا نے کی۔ انہوں نے کہا قبائلی رہنما ملک میں امن کیلئے تعاون کریں۔ حکومت ان کے تمام مسائل حل کردے گی۔

برونڈی میں باغیوں اور فوج میں لڑائی

افریقی ملک برونڈی میں سرکاری فوج اور باغیوں کے درمیان لڑائی میں 24۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے شامل ہیں۔

بارودی سرنگوں سے ہلاکتیں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں روزانہ 50۔افراد بارودی سرنگوں سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ اینٹی پرسنل مائینز دنیا کے 80 سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ آئندہ برس میں بارودی سرنگوں کے خلاف کام کرنے کیلئے 29 کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوگی۔

سعودی عرب میں تارکین وطن کے خلاف آپریشن سعودی حکومت نے غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف آپریشن شروع کر دیا ہے۔ عمرہ کرنے کی غرض سے آنے والے وہ افراد گرفتار کر لئے جائیں گے جو واپس نہیں گئے۔

رمزفیلڈ کی کرزئی سے ملاقات۔ امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ افغانستان پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے افغان صدر حامد کرزئی اور شمالی اتحاد کے دو اہم فوجی کمانڈروں سے ملاقات کی اور اتحادی فوج کا دائرہ کابل تک بڑھانے پر اتفاق کیا۔

بھارت میں انتخابات۔ راجستھان مدھیہ پردیش میں بی جے پی اور دہلی میں کانگرس نے واضح اکثریت حاصل کر لی ہے۔ راجستھان میں حکمران جماعت کو 115 اور کانگرس کو 64 نشستیں ملیں۔ مدھیہ پردیش میں بی جے پی نے 124 نشستیں جیتیں۔ اور کانگرس صرف 30 نشستیں حاصل کر سکی۔ دہلی میں کانگرس نے 47 نشستیں جیت کر دو تہائی اکثریت حاصل کر لی۔ گجرات میں بھی کانگریس کا امیدوار جیت گیا۔ کیرالہ میں کانگریس کی حامی جماعت کامیاب ہوگئی۔

بازیافتہ گھڑی

✿ بیت النصرت دارالرحمت وسطی کے قریب سے ایک کلائی گھڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر توصیف احمد ابن توقیر احمد فون: 213293 سے رابطہ کر کے حاصل کر لے۔

بقیہ صفحہ 2

نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب ماریشس نے تقریر کی۔

اجلاس کے اختتام پر ماریشس کے معزز مہمانوں نے خطاب کیا۔ سابق نائب وزیراعظم لیبر پارٹی سر ہنکم بولل نے خطاب کیا اور مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب سے اپنی پرانی دوستی کا ذکر کیا۔ روز ہل اور بیو باساں کے میئر نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور سوشل تعاون کی تعریف کی۔ ممبر پارلیمنٹ سکا رام صاحب نے اپنی پہلی ملازمت بطور ٹیچر احمدیہ ٹریننگ کالج ماریشس میں شروع کرنے کا بہت احترام سے ذکر کیا اور کہا کہ گویا اس کی برکت سے آج میں زندگی کے اس مقام پر ہوں۔

آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے بعد غیر ملکی نمائندگان کو ماریشس کے حسین قدرتی نظاروں کی سیر کرائی گئی اور اس دوران کچھ تربیتی پروگراموں کا بھی موقع ملا۔

بینن کے بادشاہ نے ماریشس کے قائمقام صدر مملکت سے ملاقات کی۔ ماریشس ٹیلی ویژن نے اپنی خبروں میں جلسہ سالانہ 2003ء کا ذکر کیا اور پریس میں بھی کوریج ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء جلسہ کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	6۔دسمبر	زوال آفتاب	11-59
ہفتہ	6۔دسمبر	غروب آفتاب	5-06
اتوار	7۔دسمبر	طلوع فجر	5-26
اتوار	7۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-52

اسلام کو چند ہاتھوں میں یرغمال نہیں بننے دینگے صدر مشرف نے کہا کہ اسلام کو چند ہاتھوں میں یرغمال نہیں بننے دینگے۔ فرقہ واریت کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔ فرقہ واریت، انتہا پسندی سے اسلام اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے دینی مدارس کو قومی دھارے میں لائیں گے۔ انہوں نے مسجدوں اور امام بارگاہوں میں بم دھماکوں کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جو یہ کام کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ فرقہ واریت اور انتہا پسندی سے اسلام کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ وہ ملک کے مشائخ سے ملاقات کر رہے تھے۔

پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کو مراعات دینگے پاکستان اور بھارت کے درمیان چوتھے باہمی مذاکرات کامیابی سے ہمکنار ہوگئے ہیں۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے کو 500 مصنوعات پر ٹیرف میں 10 سے 25 فیصد تک رعائتوں پر اتفاق کر لیا ہے۔ مصنوعات کی فہرست سارک کانفرنس سے قبل وزراء خارجہ کو پیش کی جائے گی۔ ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق دونوں ممالک میں سفر کرنے والے افراد کو ویزا جلدی دینے کیلئے سفارتی عملہ کی تعداد 110 ہونی چاہئے۔ توقع ہے بھارت مثبت جواب دے گا پاکستان یہ تجویز پہلے 4 بار پیش کر چکا ہے۔

پاکستان کے مثبت اقدامات کا امریکہ کی طرف سے خیر مقدم امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں حالیہ تبدیلیوں اور اس سلسلے میں پاکستان کے مثبت اقدامات کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ بات جنوبی ایشیا کے امور سے متعلق امریکی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا نے واشنگٹن میں پاکستان کے سفیر جہانگیر قاضی سے ملاقات میں کہی۔

واجپائی کا جمالی کو خط وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی کے نام لکھے گئے ایک خط میں بھارتی وزیراعظم نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ آئندہ ماہ سارک کانفرنس میں شرکت کیلئے پاکستان آئیں گے۔

پاکستان کیلئے ویزوں کی تعداد بڑھا دینگے برطانیہ نے پاکستان میں سکیورٹی کی صورتحال پر اطمینان ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ سال سے پاکستانیوں کیلئے ویزوں کی تعداد بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔

پاکستانی کرکٹ ٹیم کے دورہ نیوزی لینڈ کا شیڈول

پاکستان کرکٹ ٹیم 11 / دسمبر کو نیوزی لینڈ روانہ ہوگی اور وہاں دو ٹسٹ اور پانچ ایک روزہ میچز کھیلے گی جن کا شیڈول حسب ذیل ہیں۔

پہلا ٹسٹ آک لینڈ	19 تا 23 / دسمبر
دوسرا ٹسٹ ولنگٹن	26 تا 30 / دسمبر
پہلا ایک روزہ	3 / جنوری 2004ء
دوسرا ایک روزہ	7 / جنوری 2004ء
تیسرا ایک روزہ	10 / جنوری 2004ء
چوتھا ایک روزہ	14 / جنوری 2004ء
پانچواں روزہ	17 / جنوری 2004ء

پلاٹ برائے فروخت
رقبہ 24 مرلہ دارالعلوم غربی صادق
رابطہ: ضیاء اللہ فون: 214062 (کارنر کا پلاٹ ہے)

عوام کے پرزور اصرار پر
لاہور / اسلام آباد تا لندن تا لاہور / اسلام آباد
ریٹرن ٹکٹ صرف =/35700 روپے
سبینا ٹریولز یادگار روڈ ربوہ
215211 فیکس 211211 فون ربوہ
اسلام آباد 0300-5105594-2821750

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life
PURE FRUIT PRODUCTS
Shezan

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar